سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلْإِدْرَاكُ فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ وَذَمِّ الْإِمْسَاكِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلْإِدْرَاکُ

فِي

فَضْلِ الْإِنْفَاقِ وَذَمِّ الْإِمْسَاکِ

﴿اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516، 111-140-140 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلْإِدْرَاک فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ وَذَمِّ الْإِمْسَاک
		﴿اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ **Research.com.pk**
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	جولائی 2012ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	-/40 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اِسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے:

وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(الحشر، ۵۹: ۷)

''اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔''

قرآنِ حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿**نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ**﴾ ''اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ اُسے آگے پہنچایا۔'' (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اُخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں ائمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دورِ حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت و نعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیث مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِ نظر اَربعین 'اِنفاق کی فضیلت اور بخل کی مذمت' سے متعلق ہے جس میں ۴۱ اَحادیث مبارکہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج اور ضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے اِرشاداتِ عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (**آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ**)

(محمد تاج الدین کالامی)

رِیسرچ اِسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌO (البقرة، ۲: ۲۶۱)

’’جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (اس) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور پھر) ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی سات سو گنا اجر پاتے ہیں) اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے (اس سے بھی) اضافہ فرما دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہےo‘‘

۲۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَO (البقرة، ۲: ۲۶۲)

’’جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کیے ہوئے کے پیچھے نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ اذیت دیتے ہیں ان کے لیے ان کے

رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے o‘‘

۳. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌo

(البقرة، ۲: ۲٦۷)

’’اے ایمان والو! ان پاکیزہ کمائیوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو اور اس میں سے گندے مال کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو کہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو) تم خود اسے ہرگز نہ لو سوائے اس کے کہ تم اس میں چشم پوشی کر لو، اور جان لو کہ بے شک اللہ بے نیاز لائقِ ہر حمد ہے o‘‘

٤. وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ ط وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللهِ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَo لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ج لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِیْمٌo اَلَّذِیْنَ

يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(البقرة، ٢: ٢٧٢-٢٧٤)

”اورتم جو مال بھی خرچ کروسو وہ تمہارے اپنے فائدے میں ہے اور اللہ کی رضاجوئی کے سوا تمہارا خرچ کرنا مناسب ہی نہیں ہے، اورتم جو مال بھی خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اورتم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا○ (خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اورتم جو مال بھی خرچ کروتو بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے○ جولوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے○“

٥. وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا

مِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِکَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ○ سَلٰـمٌ عَلَيْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ○

(الرعد، ۱۳: ۲۲-۲۴)

’’اور جو لوگ اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا (حسین) گھر ہے○ (جہاں) سدا بہار باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے آباء و اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی نیکوکار ہو گا اور فرشتے ان کے پاس (جنت کے) ہر دروازے سے آئیں گے○ (انہیں خوش آمدید کہتے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہیں گے) تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔‘‘

۶. وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ج وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

(سبا، ۳۴: ۳۹)

’’اورتم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رِزق دینے والا ہےo‘‘

۷. اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَo لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌo (فاطر، ۳۵: ۲۹-۳۰)

’’بیشک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی، اور ایسی (اُخروی) تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارے میں نہیں ہو گیo تاکہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا پورا عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں مزید نوازے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا ہی شکر قبول فرمانے والا ہےo‘‘

۸. اٰمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌo (الحدید، ۵۷: ۷)

’’اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور اس (مال و دولت) میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمہیں اپنا نائب (و امین) بنایا ہے، پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا اُن کے لئے بہت بڑا اَجر ہےo‘‘

۹. وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (البقرة، ۲: ۱۹۵)

”اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی اختیار کرو، بے شک اللہ نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہے○“

۱۰. وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰـکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ لا فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ (المنافقون، ۶۳: ۱۰)

”اورتم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تعالى: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْکَ. وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا۔ اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب تفسير القرآن، باب قوله: وعرشه على الماء، ١٧٢٤/٤، الرقم: ٤٤٠٧، ومسلم في الصحيح، کتاب الزکاة، باب الحث على النفقة وتبشيرالمنفق بالخلف، ٦٩٠/٢، الرقم: ٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٣/٢، ٥٠٠، الرقم: ٨١٢٥، ١٠٥٠٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنکرت الجهيمة، ٧١/١، الرقم: ١٩٧۔

کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اُس وقت سے کتنا اُس نے لوگوں کو دیا لیکن اُس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اُس وقت اُس کا عرش پانی پر تھا اور اُسی کے ہاتھ میں میزان ہے جو پست (یعنی جس کا ایک پلڑا پست) اور (ایک پلڑا) بلند ہوتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ، أُنْفِقْ عَلَيْکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! تو (مخلوق خدا پر) خرچ کر (تو) میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِي: وَالْمَعْنٰى: أَنْفِقِ الْأَمْوَالَ الْفَانِيَةَ فِي

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، ٥/٢٠٤٧، الرقم: ٥٠٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكوة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، ٢/٦٩٠، الرقم: ٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٢، الرقم: ٧٢٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الكفارات، باب النهي عن النذر، ١/٦٨٦، الرقم: ٢١٢٣۔

الدُّنْيَا لِتُدْرِکَ الْأَحْوَالَ الْعَالِيَةَ فِي الْعُقْبٰی، وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ أَعْطِ النَّاسَ مَا رَزَقْتُکَ حَتّٰی أَنْ أَرْزُقَکَ أَيْ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰی، إِشَارَةٌ إِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾[1] [سبأ، ٣٤:٣٩]

’’ملا علی القاری فرماتے ہیں: حدیث مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ فنا ہونے والے اموال کو دنیا میں خرچ کرو تاکہ آخرت میں اعلیٰ درجہ کے احوال پا سکو۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم لوگوں کو میرے دیے ہوئے رزق میں سے دے دو تاکہ میں تجھے دنیا اور آخرت میں رزق عطا کروں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے: ﴿اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا﴾۔‘‘

٣. عَنْ أَسْمَاءَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي

(١) الملا علي القاري، مرقاة المفاتيح، ٤/٣١٨، الرقم: ١٨٦٢۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب هبة المرأة بغير زوجها وعتقها إذا كان لها زوج فهو جائز إذا لم تكن سفيهة فإذا كانت سفيهة لم يجز قال الله تعالى: ولا تؤتوا السفهاء أموالكم، ٢/٩١٥، الرقم: ٢٤٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكوة، باب الحث في الإنفاق وكرامة الإحصاء، ٢/٧١٣، الرقم: ١٠٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٥، الرقم: ٢٦٩٦٧۔

فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْکِ، وَلَا تُوعِي فَيُوْعِيَ اللهُ عَلَيْکِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا، اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا، تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا، عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ. ثُمَّ مَشٰی ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا، عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ. وَقَلِيلٌ مَا هُمْ. ثُمَّ قَالَ لِي: مَکَانَکَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰی آتِيَکَ. ثُمَّ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ: ما يسرني أن عندي مثل أحد هذا ذهبا، ٥/٢٣٦٧، الرقم: ٦٠٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة، ٢/٦٨٧، الرقم: ٩٤۔

انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي: لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ. فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى، وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى، وَإِنْ سَرَقَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا اور ہمارے سامنے اُحد پہاڑ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسری رات مجھ پر اس حال میں گزرے کہ اُس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچا رہے، سوائے اس کے جو قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کے بندوں میں وہ مال تقسیم کر دوں یعنی اپنے دائیں بائیں اور پیچھے دیتا رہوں۔ پھر آپ ﷺ چلتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ مال والے قیامت کے روز مفلس (کم نیکیوں والے) ہوں گے مگر جو ایسے، ایسے اور ایسے یعنی

دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کریں، لیکن ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ ﷺ رات کی تاریکی میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر میں نے اونچی آواز سنی۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں حضور نبی اکرم ﷺ کو کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو۔ یہ سوچ کر میں نے آپ ﷺ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی یاد آ گیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تو خوفزدہ ہو گیا لیکن مجھے حضور کا ارشاد عالی یاد آ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے آواز سنی؟ میں عرض گزار ہوا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے، میرے پاس آئے اور کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہوجائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ (بالآخر) جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا: خواہ اس نے زنا کیا اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَالْمُرَادُ بِالْكَرَاهَةِ الْإِنْفَاقُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ لَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ مَحْبُوْبٌ. قَوْلُهُ: إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ، هُوَ اسْتِثْنَاءٌ بَعْدَ اسْتِثْنَاءٍ فَيُفِيْدُ الْإِثْبَاتَ، فَيُؤْخَذُ مِنْهُ أَنَّ نَفْيَ

مُحَبَّةِ الْمَالِ مُقَيَّدَةٌ بِعَدَمِ الْإِنْفَاقِ فَيُلَزَمُ مَحَبَّةَ وُجُوْدِهِ مَعَ الْإِنْفَاقِ، فَمَا دَامَ الْإِنْفَاقُ مُسْتَمِرًّا لَا يُكْرَهُ وُجُوْدُ الْمَالِ، وَإِذَا انْتَفَى الْإِنْفَاقُ ثَبَتَتْ كَرَاهِيَّةُ وُجُوْدُ الْمَالِ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ كَرَاهِيَّةُ حُصُوْلِ شَيْءٍ آخَرَ، وَلَوْ كَانَ قَدْرَ أَحَدٍ أَوْ أَكْثَرَ مَعَ اسْتِمْرَارِ الْإِنْفَاقِ.(١)

وَقَالَ فِي مَقَامٍ آخَرَ: وَفِي حَدِيْثِ الْبَابِ مِنَ الْفَوَائِدِ: أَدَبُ أَبِي ذَرٍّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَتَرَقُّبُهُ أَحْوَالَهُ وَشَفَقَتَهُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِ أَدْنٰى شَيْءٍ مِمَّا يَتَأَذّٰى بِهٖ، وَفِيْهِ حُسْنُ الْأَدَبِ مَعَ الْأَكَابِرِ وَأَنَّ الصَّغِيْرَ إِذَا رَأَى الْكَبِيْرَ مُنْفَرِدًا لَا يَتَسَوَّرُ عَلَيْهِ وَلَا يَجْلِسُ مَعَهُ وَلَا يُلَازِمُهُ إِلَّا بِإِذْنٍ مِنْهُ، وَهٰذَا بِخِلَافِ مَا إِذَا كَانَ فِي مَجْمَعٍ كَالْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ، فَيَكُوْنُ جُلُوْسُهُ مَعَهُ بِحَسْبِ مَا يَلِيْقُ.(٢)

’’حافظ عسقلانی کہتے ہیں! اور مال کو ناپسند کرنے سے مراد ہے کہ صرف اپنی ذات پر خرچ کیا جائے نہ کہ راہِ خدا میں۔ کیونکہ راہِ خدا میں خرچ کرنا تو محبوب عمل ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد ’سوائے اس کے کہ میں اسے اللہ کے بندوں میں تقسیم کر

(١) العسقلاني، فتح الباري، ١١/٢٦٥۔

(٢) العسقلاني، فتح الباري، ١١/٢٦٨۔

دوں، ایک استثناء کے بعد دوسرا استثناء ہے جو اثبات کا فائدہ دے رہا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مال کی محبت کی نفی عدمِ اِنفاق کے ساتھ مقید ہے، پس اِنفاق کے ہوتے ہوئے تو مال کی موجودگی کی محبت لازم آتی ہے۔ جب تک عملِ انفاق جاری رہے گا مال کا وجود ناپسندیدہ نہیں ہو گا اور جب عملِ انفاق منقطع ہو جائے گا تو مال کے موجود ہونے کی کراہت ثابت ہو جائے گی۔ تاہم اس سے کسی دوسری شے کا حصول ناپسندیدہ نہیں قرار پاتا اگرچہ اُحد پہاڑ کے برابر یا اس سے زیادہ بھی ہو جبکہ انفاق کا عمل مسلسل جاری ہے۔

’’حافظ عسقلانی ایک اور مقام پر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اور حدیث الباب سے کچھ فوائد اخذ ہوتے ہیں: ان میں سے ایک حضرت ابو ذر ﷺ کا حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ انتہائی ادب و تکریم کا تعلق اور حضور ﷺ کے احوال کو غور سے دیکھتے رہنا ہے کہ آپ ﷺ کے بارے میں اس طرح متفکر ہونا کہ کوئی معمولی سی شے بھی آپ ﷺ پر داخل نہ ہو سکے جس سے آپ ﷺ کو تکلیف پہنچے کا امکان ہو، اور اس میں اکابرین کے ساتھ حسنِ ادب کا سبق بھی ہے، یہ کہ کوئی بھی چھوٹا شخص جب بزرگ کو تنہائی میں دیکھے تو اس سے اونچا بیٹھے نہ اس کے برابر بیٹھے اور نہ اس کے ساتھ چلے مگر یہ کہ وہ ان سے اجازت لے۔ یہ بات اور ہے کہ اگر وہ کسی مجمع میں، مسجد میں یا بازار میں ہوں تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق ان کے ساتھ بیٹھے۔‘‘

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ تین راتیں مجھ پر اس حال میں نہ گزریں کہ اس مال میں سے کچھ بھی میرے پاس موجود ہو (یعنی سب کچھ بانٹ دوں) مگر صرف اتنا باقی رکھ لوں جس سے (اپنے ذمہ واجب الادا) قرض ادا کر سکوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْعَيْنِيُّ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَمَنّٰى كَثْرَةَ الْمَالِ إِلَّا بِشَرْطِ أَنْ يُسَلِّطَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى إِنْفَاقِهِ فِي طَاعَتِهِ اقْتِدَاءً بِالشَّارِعِ فِي ذٰلِكَ، وَفِيْهِ أَنَّ الْمُبَادَرَةَ إِلَى

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ما يسرني أن عندي مثل أحد هذا ذهبا، ٥/٢٣٦٨، الرقم: ٦٠٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة، ٢/٦٨٧، الرقم: ٩٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٩، الرقم: ٨٥٧٩۔

الطَّاعَةِ مَطْلُوبَةٌ، وَفِيهِ أَنَّهُ ﷺ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِكَثْرَةِ مُوَاسَاتِهٖ بِقُوتِهٖ وَقُوتِ عِيَالِهٖ وَإِيْثَارِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ أَهْلَ الْحَاجَةِ، وَفِيهِ الرِّضَا بِالْقَلِيلِ وَالصَّبْرِ عَلَى خُشُونَةِ الْعَيْشِ. (١)

’’علامہ عینی کہتے ہیں: اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کسی مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کثرتِ مال کی تمنا کرے مگر اس شرط کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مال کو اپنی اطاعت اور حضور ﷺ کی اقتداء میں انفاق کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور اس سے یہ امر بھی اخذ ہوتا ہے کہ اطاعت و فرماں برداری کے کاموں میں جلدی کرنا بھی مطلوب و مقصود ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مقروض تھے اس لئے کہ آپ ﷺ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے حصے کی خوراک کے ذریعے بھی حاجت مندوں کے ساتھ بہت زیادہ ہمدردی فرماتے تھے اور اپنی ذات پر ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے تھے۔ اس حدیث سے قلیل شے پر راضی رہنا اور زندگی کی تلخیوں پر صبر کرنا بھی ثابت ہوتا ہے۔‘‘

٦. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رضی الله عنه حَدَّثَهُ قَالَ:

---

(١) العيني، عمدة القاري، ٢٣/٥٤۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من أحب تعجيل الصدقة من يومها، ٢/٥١٩، الرقم: ١٣٦٣۔

صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ، أَوْ قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث ﷺ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یا آپ ﷺ سے گزارش کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں گھر میں صدقے کا سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے نا پسند ہوا کہ اس کے ہوتے ہوئے رات گزاروں، پس میں نے اسے تقسیم کر دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ: فِيْهِ أَنَّ الْخَيْرَ يَنْبَغِي أَنْ يُبَادَرَ بِهِ، فَإِنَّ الآفَاتِ تَعْرِضُ وَالْمَوَانِعُ تَمْنَعُ، وَالْمَوْتُ لَا يُؤْمَنُ.(۱)

’’امام عسقلانی نے فرمایا: ابن بطال نے کہا: اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہیے کیونکہ بلائیں پیش آتی ہیں اور اس طرح کی رکاوٹیں انہیں ٹال دیتی ہیں، مگر موت سے کوئی امان نہیں ہے۔‘‘

(۱) العسقلاني، فتح الباري، ۳/۲۹۹۔

٧. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ، وَرَأٰى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ، أَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عقبہ بن حارث ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر عجلت کے باعث حیرانگی کے اثرات دیکھ کر فرمایا: مجھے دورانِ نماز سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ تو میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے، لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب يفكر الرجل الشئ في الصلاة، ١/٤٠٨، الرقم: ١١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، الرقم: ١٦١٩٦، وفي ٤/٣٨٤، الرقم: ١٩٤٤٥۔

٨. عَنْ عُقْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ إِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأٰى أَنَّهُمْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا. فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے مدینہ منورہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز عصر پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں عبور کرتے ہوئے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عجلت سے گھبرا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عجلت پر حیران ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سونے کی ایک شے یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی۔ تو میں نے پسند نہ کیا کہ وہ شے مجھے اپنی طرف روکے (یعنی متوجہ کیے) رکھے۔ پس میں نے (پہلے) اسے تقسیم کر دینے کا حکم دیا۔''

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب من صلى بالناس فذكر حاجة فتخطاهم، ١/٢٩١، الرقم: ٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الرخصة للإمام في تخطي رقاب الناس، ٣/٨٤، الرقم: ١٣٦٥.

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ. فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. قَالَ: فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ، فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا. مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ. وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا کہ آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٧، الرقم: ٦٢٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب تغليظ العقوبة من لا يؤدي الزكاة، ٢/٦٨٦، الرقم: ٩٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٢، الرقم: ٢١٣٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء عن رسول الله ﷺ في منع الزكاة من التشديد، ٣/١٢، الرقم: ٦١٧، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب التغليظ في حبس الزكاة، ٥/١٠، الرقم: ٢٤٤٠۔

مجھے دیکھ کر فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں۔ میں آ کر بیٹھ گیا، پھر بے چینی سے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کثیر مال والے لوگ ہیں سوائے ان کے جو اِدھر اُدھر آگے پیچھے دائیں بائیں خرچ کرتے ہیں لیکن ایسے (سرمایہ دار) بہت کم ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٠. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ،

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ٦/٢٧٢٩، الرقم: ٧٠٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، ٢/٧٠٣، الرقم: ١٠١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٨، الرقم: ٣٦٧٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغُنيائهم، ٤/٥٧٧، الرقم: ٢٣٥٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكوة، باب القليل في الصدقة، ٥/٧٤، الرقم: ٢٥٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهيمة، ١/٦٦، الرقم: ١٨٥۔

وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی عنقریب اس حال میں اپنے رب سے کلام کرے گا کہ رب کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پس جب وہ دائیں جانب دیکھے گا تو کچھ نہیں دیکھے گا مگر وہی عمل جو اس نے آگے بھیجا ہو گا، پھر جب وہ بائیں جانب دیکھے گا تو کچھ نہیں دیکھے گا مگر صرف وہی عمل جو اس نے آگے بھیجا ہوگا، اور جب سامنے نظر کرے گا تو کچھ نہیں دیکھے گا مگر جہنم جو اس کے سامنے ہو گی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات کرنے سے ممکن ہو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ کَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللهَ

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب لا يقبل الله الصدقة من غلول ولا يقبل إلا من كسب طيب، ٢/ ٥١١، الرقم: ١٣٤٤، وفي، ٦: ٢٧٠٢، الرقم: ٦٩٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، ٢/ ٧٠٢، الرقم: ١٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٣١، ٣٨١، الرقم: ٨٣٦٣، ٨٩٤٨، والترمذي في السنن،

يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيُهَا لِصَاحِبِهَا، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی - اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے - تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے دستِ قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جائے گی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِيَتَّقِ أَحَدُكُمْ

.... كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ٣/٦٩، الرقم: ٦٦١، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة من غلول، ٥/٥٧، الرقم: ٢٥٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكوة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ١/٥٩٠، الرقم: ١٨٤٢، ومالك في المؤطأ، كتاب الصدقة، باب الترغيب في الصدقة، ٢/٩٩٥، الرقم: ١٨٠٦۔

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٨، الرقم: ٣٦٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، باب ما جاء في القبلة، ٣/١٠٥۔

وَجْهَهُ النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات کرنے سے ہو۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: سَأَلْتُ، أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكَاةِ فَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٧٧]

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء أن في المال حقًّا سوى الزكاة، ٣/٤٨، الرقم: ٦٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب ما أدى زكاته ليس بكنز، ١/٥٧٠، الرقم: ١٧٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٤٠٣، الرقم: ٩٧٩، والدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما يجب في مال سوى الزكاة، ١/٤٧١، الرقم: ١٦٣٧، والدارقطني في السنن، كتاب الزكاة، باب تعجيل الصدقه قبل الحول، ٢/١٢٥، الرقم: ١١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٣٩، الرقم: ٤٣٧٢۔

’’حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے یا کسی اور نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ کی آیت - ﴿نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو...... ﴾ - تلاوت فرمائی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِي: وَذٰلِکَ مِثْلُ أَنْ لَا يَحْرُمَ السَّائِلَ وَالْمُسْتَقْرِضَ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مَتَاعَ بَيْتِهٖ مِنَ الْمُسْتَعِيْرِ کَالْقِدْرِ وَالْقَصْعَةِ وَغَيْرِهِمَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَداً الْمَاءَ وَالْمِلْحَ وَالنَّارَ. کَذَا ذَکَرَهُ الطِّيْبِيُّ وَغَيْرُهُ. وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِّ مَا ذَکَرَهُ فِي الْآيَةِ الْمُسْتَشْهَدِ بِهَا غَيْرَ الزَّکَاةِ مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَالْإِحْسَانِ إِلَی الْيَتِيْمِ وَالْمَسْکِيْنِ وَالْمُسَافِرِ وَالسَّائِلِ وَتَخْلِيْصِ رِقَابِ الْمَمْلُوْکِ بِالْعِتْقِ وَنَحْوِهٖ.(۱)

’’ملا علی قاری کہتے ہیں: اور یہ مثال ہے کہ سائل اور قرض مانگنے والے کو محروم نہ رکھا جائے اور یہ کہ گھریلو استعمال کی چیزیں جیسے دیگچی، پیالہ وغیرہ مانگنے والے سے نہ روکی جائیں اور نہ کسی سے پانی، نمک اور آگ کو منع کرے، اسی طرح

(١) الملا علي القاري، مرقاة المفاتيح، ٤/٣٥٥۔

طیبی وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حق سے مراد آیت کریمہ میں بیان کردہ زکوٰۃ کے علاوہ دیگر امور ہیں جیسے صلہ رحمی، یتیم، مسکین، مسافر اور مانگنے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ اور غلام کی آزادی وغیرہ کے لئے تگ و دَو کرنا۔‘‘

١٤. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُوْلُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کیا کرو کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرتا رہے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جب کہ آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الصدقة قبل الرد، ٢/٥١٢، الرقم: ١٣٤٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، ٢/٧٠٠، الرقم: ١٠١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٦، الرقم: ١٨٧٤٨۔

١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى. وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ. قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان فرمایا: ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا: جب تم صدقہ اس حال میں دو کہ تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مال داری کا اشتیاق ہو۔ اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور تب تو کہے کہ اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے ہے حالانکہ اب تو وہ (تیرے کہے بغیر) فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أي الصدقة أفضل وصدقة الشجيح الصحيح، ٥١٥/٢، الرقم: ١٣٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن أفضل الصدقة الصحيح الشجيح، ٧١٦/٢، الرقم: ١٠٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣١/٢، الرقم: ٧١٥٩، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب الكراهية في تأخير الوصية، ٢٣٧/٦، الرقم: ٣٦١١۔

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَذٰلِکَ أَنَّ کَثِيْرًا مِنَ الْأَغْنِيَاءِ يَشِحُّ بِإِخْرَاجِ مَا عِنْدَهُ مَا دَامَ فِي عَافِيَةٍ، فَيَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَيَخْشَى الْفَقْرَ، فَمَنْ خَالَفَ شَيْطَانَهُ وَقَهَرَ نَفْسَهُ إِيْثَارًا لِثَوَابِ الآخِرَةِ فَازَ، وَمَنْ بَخِلَ بِذٰلِکَ لَمْ يَأْمَنِ الْجَوْرَ فِي الْوَصِيَّةِ، وَإِنْ سَلِمَ لَمْ يَأْمَنْ تَأْخِيْرَ تَنَجُّزِ مَا أَوْصٰی بِهٖ أَوْ تَرْکَهُ أَوْ غَيْرَ ذٰلِکَ مِنَ الآفَاتِ وَلَا سِيَّمَا إِنْ خَلَفَ وَارِثًا غَيْرَ مُوَفَّقٍ، فَيُبَذِّرُهُ فِي أَسْرَعِ وَقْتٍ وَيَبْقٰی وَبَالُهُ عَلَى الَّذِي جَمَعَهُ. وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.(۱)

’’حافظ عسقلانی (اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے) کہتے ہیں: اور یہ اس لئے کہ بہت سے مالدار لوگ جب تک تندرست ہوتے ہیں اپنے مال میں سے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں، وہ زندگی کی اُمید رکھتے ہوئے فقر سے ڈرتے ہیں، پس جس نے اپنے شیطان کی مخالفت کی اور اپنے نفس کو آخرت میں ثواب کے حصول کے لئے قربانی پر مجبور کیا وہ کامیاب ہوا۔ اور جس نے اس معاملہ میں بخل کیا وہ اپنی وصیت میں ظلم سے محفوظ نہ رہا اور اگر تندرست ہو گیا تو وہ وصیت کے مکمل ہونے یا اس کے ترک کرنے وغیرہ سے محفوظ نہ رہا، اس کے علاوہ دیگر آفات سے محفوظ نہ رہا اور یہ بات بھی ہے کہ اگر وارث نا خلف ہو تو وہ جلدی خرچ کر دے گا اور اس کا

---

(۱) العسقلاني، فتح الباري، ١١/٢٧١۔

وبال جمع کرنے والے پر ہوگا۔ اور اللہ ہی حقیقی مستعان ہے۔‘‘

قَالَ الْعَيْنِيُّ: وَحَاصِلُ الْمَعْنٰى: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تَتَصَدَّقَ حَالَ حَيَاتِکَ وَصِحَّتِکَ مَعَ احْتِيَاجِکَ إِلَيْهِ وَاخْتِصَاصِکَ بِهٖ، لَا فِي حَالِ سُقْمِکَ وَسِيَاقِ مَوْتِکَ، لِأَنَّ الْمَالَ حِيْنَئِذٍ خَرَجَ عَنْکَ وَتَعَلَّقَ بِغَيْرِکَ.(١)

’’امام عینی نے کہا: اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو صدقہ اُس وقت کرے جب زندہ اور صحت مند ہو باوجود اس کے کہ تمہیں اس مال کی سخت حاجت اور ضرورت بھی ہو؛ نہ کہ صدقہ بیماری میں اور موت کے قریب ہو کیونکہ تب تو مال تیرے اختیار سے نکل گیا اور تیرے علاوہ دوسروں کے ساتھ متعلق ہو گیا ہے۔‘‘

١٦. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَأَنْ

(١) العيني، عمدة القاري، ٨/٢٨٠۔

١٦: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، ٣/١١٣، الرقم: ٢٨٦٦، وابن حبان في الصحيح، باب صدقة التطوع، ذكر الاستحباب للمرء أن يتصدق في حياته بما قدر عليه من ماله، ٨/١٢٥، الرقم: ٣٣٣٤۔

يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ مَوْتِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی ایک درہم اپنی زندگی میں صدقہ کرے تو یہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ سو درہم اپنی موت کے وقت خیرات کرے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب ما قدم من ماله فهو له، ٥/٢٣٦٦، الرقم: ٦٠٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٢، الرقم: ٣٦٢٦، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب الكراهية في تأخير الوصية، ٦/٢٣٧، الرقم: ٣٦١٢۔

ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ہر کسی کو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر شخص کا اپنا مال صرف وہ ہے جسے اس نے (خرچ کر کے) آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلْأَخِـلَّاءُ ثَـلَاثَةٌ: فَإِمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُوْلُ: لَکَ مَا أَعْطَيْتَ، وَمَا أَمْسَکْتَ فَلَيْسَ لَکَ، فَذَالِکَ مَالُکَ. وَأَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُوْلُ: أَنَا مَعَکَ حَتّٰی تَأْتِيَ بَابَ الْمَلِکِ ثُمَّ أَرْجِعُ وَأَتْرُکُکَ فَذٰلِکَ أَهْلُکَ وَعَشِيْرَتُکَ يَشِيْعُوْنَکَ حَتّٰی تَأْتِيَ قَبْرَکَ. ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ فَلْيَتْرُکُوْنَکَ. فَأَمَّا خَلِيْلٌ، فَيَقُولُ: أَنَا مَعَکَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ فَذٰلِکَ عَمَلُکَ. فَيَقُوْلُ: وَاللهِ، لَقَدْ کُنْتَ مِنْ أَهْوَنِ الثَّـلَاثَةِ عَلَيَّ.

۱۸: أخرجه الحاکم في المستدرك، کتاب الإيمان، ۱/۱٤٥، الرقم: ۲٤۸، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۷٤، الرقم: ۳۱۰۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۷۲، الرقم: ۲٥۱۸، والطيالسي في المسند، ۱/۲٦۹، الرقم: ۲۰۱۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۱۰، الرقم: ۳۳٤۰۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوست تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے: جو تو نے کسی کو عطا کیا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روکے رکھا وہ تیرا نہیں۔ یہ (دوست) تیرا مال ہے۔ اور دوسرا دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے پر پہنچ جائے، پھر میں وہاں سے واپس لوٹ جاؤں گا اور تجھے چھوڑ جاؤں گا۔ ایسے دوست تیرے گھر والے اور رشتہ دار ہیں جو قبر تک تیرا ساتھ دیتے ہیں پھر تجھے تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور تیسرا دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں ہر جگہ تیرے ساتھ ہوں، جہاں تو داخل ہو یا جہاں سے باہر نکلے۔ یہ (دوست) تیرا عمل ہے۔ پس بندہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! تُو تو میرے نزدیک ان تمام قسم کے دوستوں میں سب سے زیادہ حقیر تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ بِلَالٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بِلَالُ، مُتْ فَقِيْرًا وَلَا تَمُتْ غَنِيًّا. قُلْتُ: وَكَيْفَ

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٣٤١، الرقم: ١٠٢١، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٥٢، الرقم: ٧٨٨٧.

لِي بِذَاکَ؟ قَالَ: مَا رُزِقْتَ فَـلَا تَخْبَأْ وَمَا سُئِلْتَ فَـلَا تَمْنَعْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ لِي بِذَالِکَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاکَ أَوِ النَّارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری اور حضرت بلال ﷠ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تجھے موت فقیری کی حالت میں آئے، دولت مندی کی حالت میں نہ آئے۔ میں نے عرض کیا: یہ میرے لئے کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تجھے رزق ملے اسے چھپا کر نہ رکھ اور جو تجھ سے مانگا جائے اسے اپنے پاس روک کے نہ رکھنا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرے لئے کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی بات ہے یا پھر دوزخ۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٠. عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلْعٍ الأَنْصَارِيِّ ﷜، أَنَّ إِخْوَتَهُ شَكَوْهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّهُ يُبَذِّرُ مَالَهُ وَيَنْبَسِطُ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا قَيْسُ مَا شَأْنُ إِخْوَتِکَ يَشْكُونَکَ؟ يَزْعَمُوْنَ أَنَّکَ تُبَذِّرُ

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٤٦، الرقم: ٢٤٧، الرقم: ٨٥٣٦۔

مَالَکَ وَتَنْبَسِطُ فِيْهِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي آخُذُ نَصِيْبِي مِنَ التَّمْرَةِ فَأُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَعَلٰی مَنْ صَحِبَنِي، قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ، فَقَالَ: أَنْفِقْ يُنْفِقِ اللهُ عَلَيْکَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ خَرَجْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَعِيَ رَاحِلَةٌ، وَقَالَ: أَنَا أَکْثَرُ أَهْلِ بَيْتِي الْيَومَ وَأَيْسَرُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بھائیوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی شکایت کی، انہوں نے کہا: یہ اپنا مال فضول خرچ کر دیتا ہے اور اس میں خوش رہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے استفسار کیا: قیس! کیا بات ہے؟ تیرے بھائی تیرے بارے میں شکایت کرتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ تو فضول خرچی کرتا ہے اور اس میں خوشی محسوس کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پیداوار میں سے اپنا حصہ لے لیتا ہوں اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور اپنے دوستوں پر خرچ کر دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: تو خرچ کرتا رہ، اللہ تعالیٰ تجھ پر خرچ کرتا رہے گا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد جب میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا تو حالت یہ تھی کہ میرے پاس ایک سواری تھی اور آج میں اپنے خاندان میں سب سے زیادہ مال و دولت والا اور خوش حال ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ - جب کہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے - نے صدقہ کرنے، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے؛ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلاعن ظهر غنى ومن تصدق وهو محتاج، ٥١٩/٢، الرقم: ١٣٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، ٧١٧/٢، الرقم: ١٠٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦٧/٢، الرقم: ٥٣٤٤، و ٩٨/٢، الرقم: ٥٧٢٨، و ١٢٢/٢، الرقم: ٦٠٣٩، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب في الاستعفاف، ١٢٢/٢، الرقم: ١٦٤٨، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب اليد السفلى، ٦١/٥، الرقم: ٢٥٣٣، ومالك في الموطأ، كتاب الصدقة، باب ما جاء في التعفف، ٩٩٨/٢، الرقم: ١٨١٣۔

والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢. عَنْ حَکِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: يَا حَکِيْمُ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَکْ لَهُ فِيْهِ، وَکَانَ کَالَّذِي يَأْکُلُ وَلَا يَشْبَعُ، اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰی. قَالَ حَکِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَکَ شَيْئًا حَتّٰی أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَکَانَ أَبُوْ بَکْرٍ ﷺ يَدْعُوْ حَکِيْمًا إِلَی

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة، ٢/٥٣٥، الرقم: ١٤٠٣، ومسلم في الصحيح، کتاب الزکاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلی، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٤، ١٠٣٥ وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٦١٢، والترمذي في السنن، کتاب صفة القيامة والرقاق والورع، باب منه، ٤/٦٤١، الرقم: ٢٤٦٣، والنسائي في السنن، کتاب الزکاة، باب اليد العليا، ٥/٦٠، الرقم: ٢٥٣١، وأيضاً في باب أي الصدقة أفضل، ٥/ ٦٩، الرقم: ٢٥٤٣.

الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رضي الله عنه دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، عَلٰى حَكِيْمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ، فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتّٰى تُوُفِّيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے، جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دلی لالچ سے لیتا ہے اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو مال دینے کے لیے جب بھی بلاتے تو وہ انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مال دینے کے لئے بلایا تو انہوں نے آپ سے بھی کوئی چیز قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ مسلمین! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اس مال فَے سے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو ان کا حق دے رہا ہوں لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَکَ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، تَقُولُ الْمَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الابْنُ: أَطْعِمْنِي، إِلٰى مَنْ تَدَعُنِي. فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَ: لَا، هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، ٥/٢٠٤٨، الرقم: ٥٠٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٢٧، الرقم: ١٠٨٣٠، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة عن ظهر غنى، ٥/٦٢، الرقم: ٢٥٣٤۔

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد غنا قائم رہے اور اوپر (دینے) والا ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتداء اُن سے کرو جو تمہارے زیرِ کفالت ہیں، یہ نہ ہو کہ بیوی بھی کہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھانا دو، مجھے کس کے سہارے چھوڑ رہے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابو ہریرہ کی ذہانت میں سے ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَکَ، وَأَنْ تُمْسِکَهُ شَرٌّ لَکَ. وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰی.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، ٢/٧١٨، الرقم: ١٠٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٢، الرقم: ٢٢٣١٩، والترمذي في السنن، كتاب الشهادات، باب منه (٣٢)، ٤/٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٣۔

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور (ضرورت سے زائد اپنے پاس) روکے رکھنا تیرے لئے برا ہے، لیکن بقدرِ ضرورت (اپنے پاس) رکھنے پر تجھے کچھ ملامت نہیں۔ اور پہلے ان پر خرچ کرو جو تمہارے زیر کفالت ہیں، اور اُوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ، كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ، أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے دور جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی تو کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی پہلی نیکیوں

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من تصدق في الشرك ثم أسلم، ٢/٥٢١، الرقم: ١٣٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان حكم عمل الكافر اذا أسلم بعده، ١/١١٤، الرقم: ١٢٣۔

کی وجہ ہی سے تو تمہیں دولتِ اسلام نصیب ہوئی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کرنا چاہئے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک عطا کیا اور وہ رات کو نماز میں

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب اغْتِبَاطِ صَاحِبِ القرآن، ٤/١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٧، وفي كتاب التمني، باب تَمَنِّي الْقُرآنِ وَالعِلْمِ، ٦/٢٦٤٣، الرقم: ٦٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه وفضل من تعلم حكمة من فقه أو غيره فعمل بها وعلمها، ١/٥٥٨-٥٥٩، الرقم: ٨١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٨، الرقم: ٤٥٥٠، ٤٩٢٤، ٥٦١٨، ٦٤٠٣، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الحسد، ٤/٣٣٠، الرقم: ١٩٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الحسد، ٢/٤٠٨، الرقم: ٤٢٠٩۔

اس کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا تو وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں (راہِ خدا میں) خرچ کرتا رہا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ، لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عورت کسی خرابی کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے (کسی کو) کھانا کھلائے تو اسے ثواب ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اسی کے برابر خزانچی کو (بھی اجر ملے گا)۔ خاوند کو اس لیے کہ اس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اس نے خرچ کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أجر المرأة إذا تصدقت أو أطعمت من بيت زوجها غير مفسدة، ٥٢٢/٢، الرقم: ١٣٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٤/٦، الرقم: ٢٤٢١٧، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب ما للمرأة من مال زوجها، ٧٦٩/٢، الرقم: ٢٢٩٤.

٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا، عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو اُس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ:

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب قول الله تعالى: أنفقوا من طيبات ما كسبتم، ٢/٧٢٨، الرقم: ١٩٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب المرآة تتصدق من بيت زوجها، ٢/١٣١، الرقم: ١٦٨٧۔

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أي الصدقة أفضل وصدقة الشحيح الصحيح، ٢/٥١٥، الرقم: ١٣٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٢١، الرقم: ٢٤٩٤٣، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ٥/٦٧، الرقم: ٢٥٤١۔

أَيُّنَا أَسْرَعُ بِکَ لُحُوقًا؟ قَالَ: أَطْوَلُکُنَّ يَدًا. فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَکَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا کَانَتْ طُوْلَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَکَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ، وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر انہیں ناپا تو ان میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد زیادہ صدقہ وخیرات کرنا تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والی تھیں کیونکہ وہ صدقہ کرنا بہت پسند کرتی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٧، الرقم: ٢٢٣٤٨، وأبوداود في السنن، کتاب الإجارة، باب في تضمين العارية،

إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ذَاکَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ ﷺ، وَحَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی عورت خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں دے سکتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے افضل مالوں میں سے ہے۔‘‘

.... ٣/٢٩٦، الرقم: ٦٥٦٥، والترمذي في السنن، کتاب الزکاة، باب في نفقة المرأة من بيت زوجها، ٣/٥٧، الرقم: ٦٧٠، وابن ماجه في السنن، کتاب التجارات، باب ما للمرأة من مال زوجها، ٢/٧٧٠، الرقم: ٢٢٩٥، والدارقطني في السنن، کتاب البيوع، ٣/٤٠، الرقم: ١٦٦، والطبراني في المعجم الکبير، ٨/١٣٥، الرقم: ٧٦١٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٤٥٦، الرقم: ٢٢٠٨٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/١٤٨، الرقم: ٧٢٧٧۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابوداود اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا: اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، اسماء بنت ابی بکر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ صدیقہ ﷺ سے بھی روایات منقول ہیں: امام ترمذی فرماتے ہیں ابو امامہ ﷺ سے مروی حدیث حسن ہے۔

قَالَ الْعَيْنِيُّ: فَإِنْ قُلْتَ: أَحَادِيْثُ هٰذَا الْبَابِ جَاءَتْ مُخْتَلِفَةً فَمِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَنْعِ الْمَرْأَةِ أَنْ تُنْفِقَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهٖ وَهُوَ حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ...... وَمِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى الْإِبَاحَةِ بِحُصُوْلِ الْأَجْرِلَهَا فِي ذٰلِكَ وَهُوَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ الْمَذْكُوْرِ. وَمِنْهَا مَا قُيِّدَ فِيْهِ التَّرْغِيْبُ فِي الْإِنْفَاقِ بِكَوْنِهٖ بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ وَبِكَوْنِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ وَهُوَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ أَيْضًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْرُوْقٍ عَنْهَا. ...... وَمِنْهَا مَا هُوَ مُقَيَّدٌ بِكَوْنِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهٖ وَهُوَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيْثِ هُمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ...... وَمِنْهَا مَا قُيِّدَ الْحُكْمُ فِيْهِ بِكَوْنِهٖ رَطْبًا وَهُوَ حَدِيْثُ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعْدٍ. ......

قُلْتُ: كَيْفِيَّةُ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا أَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ عَادَاتِ الْبِلَادِ وَبِاخْتِلَافِ حَالِ الزَّوْجِ مِنْ مُسَامَحَتِهِ وَرِضَاهُ بِذٰلِكَ أَوْ كَرَاهَتِهِ لِذٰلِكَ، وَبِاخْتِلَافِ الْحَالِ فِي الشَّيْءِ الْمُنْفَقِ بَيْنَ أَنْ يَكُوْنَ شَيْئًا يَسِيْرًا يُتَسَامَحُ بِهٖ وَبَيْنَ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ خَطَرٌ فِي نَفْسِ الزَّوْجِ يَبْخَلُ بِمِثْلِهٖ وَبَيْنَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ رَطْبًا يَخْشٰى فَسَادَهٗ إِنْ تَأَخَّرَ وَبَيْنَ أَنْ يَكُوْنُ يَدَّخِرُ وَلَا يَخْشٰى عَلَيْهِ الْفَسَادَ. هَذَا إِشْبَاعًا لِلْكَلَامِ وَالنَّفْيُ فِيْهِ لِلْكَمَالِ لَا لِلْحَقِيْقَةِ.(۱)

’’امام عینی فرماتے ہیں: اگر تو کہے کہ اس باب میں احادیث کا اختلاف ہے۔ (تو جان لے کہ) ان میں ایک حدیث ایسی ہے جو بیوی کو اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرنے سے روکتی ہیں سوائے اس کی اجازت کے، اور وہ امام ترمذی کی حضرت ابو امامہ سے روایت کردہ حدیث ہے۔ …… اور ان میں سے ایک حدیث ایسی ہے جو اس خاتون کے لئے اجر وثواب کے حصول کی اباحت پر دلالت کرتی ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث مبارکہ ہے جو گزشتہ صفحات میں بیان ہوئی۔ …… اور ان میں سے ایک حدیث ایسی ہے جس میں ’’اپنی خوشی سے‘‘ اور ’’غیر مفسدہ‘‘ (فساد نہ پھیلانے والی) ہونے کی قید لگا کر انفاق کی ترغیب دی گئی ہے اور وہ

(۱) العینی، عمدة القاري، ۲۹۲/۸۔

حدیث بھی حضرت مسروق کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔...... اور ان میں سے ایک حدیث جو مقید ہے عورت کے ''غیر مفسدہ'' (فساد نہ پھیلانے والی) ہونے کے ساتھ، خواہ عورت کا انفاق خاوند کی اجازت کے بغیر ہی کیوں نہ ہو، اور وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے امام مسلم نے ہمام بن منبہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ...... اور ان میں سے ایک حدیث وہ ہے جن میں صرف ''رطب'' تازہ کھجور کا صدقہ کرنے کی اجازت ہے اور وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے ابوداؤد نے زیاد بن جبیر کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے راویت کیا ہے۔......

میں کہتا ہوں: ان تمام روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ یہ عمل مختلف علاقوں کی عادات اور شوہروں کے مختلف مزاج کی مناسبت سے مختلف ہیں۔ آیا وہ اسے پسند کرتا ہے یا ناپسند، اور اسی طرح خرچ کی جانے والی اشیاء کی حالت کا اعتبار ہو گا کہ وہ خرچ کی جانے والی چیز معمولی ہے کہ خاوند اسے نظرانداز کرتا ہے یا یہ کہ وہ اسے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے اور یہ کہ وہ تازہ پھل ہے جسے اگر رکھ لیا جائے تو اس کے خراب ہونے کا خدشہ ہے یا یہ کہ ذخیرہ کر کے رکھنے میں اس کے خراب ہونے کا اندیشہ نہیں۔ یہ اس کلام کی مکمل تحقیق ہے اور اس میں نفی کمال کے لئے ہے نہ کہ حقیقت کے لئے۔

٣١. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ، وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے تو اس کے لیے بھی اجر ہے اور شوہر کے لیے بھی اس کی مثل اجر ہے، خزانچی کے لیے بھی اس کے برابر اجر ہے اور کسی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہیں کرے گا۔ شوہر کے لیے کمانے کا اور عورت کے لیے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٩٩/٦، الرقم: ٢٤٧٢٤، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب في نفقة المرأة من بيت زوجها، ٥٨/٣، الرقم: ٦٧١، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة المرأة من بيت زوجها، ٦٥/٥، الرقم: ٢٥٣٩، والبيهقي في السنن، ٣٧٩/٥، الرقم: ٩١٩٦۔

٣٢. عَنْ أَبِي مُوسٰی ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهٖ، كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبٌ بِهٖ نَفْسُهٗ، فَيَدْفَعُهٗ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهٗ بِهٖ، أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ (اشعری) ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان امین خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور کبھی فرمایا: جو اسے حکم دیا جاتا ہے اس کے مطابق دلی رضامندی سے دے دیتا ہے اور

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد، ٥٢١/٢، الرقم: ١٣٧١، وفي كتاب الإجارة، باب استجار الرجل الصالح، ٧٨٩/٢، الرقم: ٢١٤١، وفي كتاب الوكالة، باب وكالة الأمين في الخزانة ونحوها، ٨١٥/٢، الرقم: ٢١٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت مفسدة بإذنه الصريح أو العرفي، ٧١٠/٢، الرقم: ١٠٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٤/٤، ٤٠٤، ٤٠٩، الرقم: ١٩٥٣٠، ١٩٦٤٠، ١٩٦٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب أجر الخازن، ١٣٠/٢، الرقم: ١٦٨٤، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولاه، ٧٩/٥، الرقم: ٢٥٦٠۔

جس کے لیے اسے حکم دیا گیا ہے، مال اس کے سپرد کر دیتا ہے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣. عَنْ عُمَيْرٍ ﷺ مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''ابولحم کے غلام حضرت عمیر ﷺ بیان کرتے ہیں: جب میں غلام تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا میں اپنے مالکوں کے اَموال میں سے کچھ صدقہ و خیرات کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تم دونوں کو آدھا آدھا اجر ملے گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَثَلُ

٣٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ما أنفق العبد من مال مولاه، ٢/٧١١، الرقم: ١٠٢٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٤٧، الرقم: ٣٣٦٠۔

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب مثل المتصدق البخيل، ٢/٥٢٣، الرقم: ١٣٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب مثل المنفق والبخيل، ٢/٧٠٨، الرقم: ١٠٢١۔

الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰی تَرَاقِيهِمَا: فَأَمَّا الْمُنْفِقُ، فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبغَتْ، أَوْ وَفَرَتْ عَلٰی جِلْدِهٖ، حَتّٰی تُخْفِيَ بَنَانَهٗ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهٗ. وَأَمَّا الْبَخِيلُ: فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن (کے جسموں) پر چھاتی سے حلق تک لوہے کے جبے (زرہیں) ہوں، خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جبہ وسیع ہو کر اس کے جسم پر پھیل جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی انگلیوں اور نشانیوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے۔ وہ اسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس باب جيب القميص من عند الصدر وغيره، ٥/٢١٨٥، الرقم: ٥٤٦١۔

أَيُدِيُهِمَا إِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ، حَتّٰى تَغْشٰى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِإِصْبَعِهٖ هٰكَذَا فِي جَيْبِهٖ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی جن کے اوپر لوہے کی زر ہیں ہوں اور ان کے دونوں ہاتھ سینے کے ساتھ گلے سے لگے ہوئے ہوں۔ پس خرچ کرنے والا آدمی جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زِرہ اتنی ڈھیلی ہو جاتی ہے کہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اس کے نشانات کو مٹا دیتی ہے اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہو جاتا ہے۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کشادہ کرنا چاہتا مگر وہ کھلتی نہیں ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جس میں لوگ صبح کریں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! (اپنی راہ میں) مال خرچ کرنے والے کو (اس مال کا) نعم البدل عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال کو روک کر رکھنے والے (بخیل) کو (مال کی) بربادی عطا فرما۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: فأما من أعطى واتقى وصدّق بالحسنى فسنيسره لليسرى، ٢/٥٢٢، الرقم: ١٣٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب في المنفق والممسك، ٢/٧٠٠، الرقم: ١٠١٠۔

٣٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الزكاة، باب صدقة التطوع، ذكر دعا الملك للمنفق بالخلف وللممسك بالتلف، ٨/١٢٤، الرقم: ٣٣٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٨٠، الرقم: ٨٩٣٥۔

مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضِ الْيَوْمَ يُجْزَ غَدًا. وَمَلَكًا بِبَابٍ آخَرَ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ (بیٹھا) کہتا رہتا ہے: جو آج قرض دے گا کل اسے اس کی جزا دی جائے گی، اور دوسرا فرشتہ دوسرے دروازے پر (بیٹھا) کہتا رہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور مال کو روک کر رکھنے والے (بخیل) کو (مال کی) بربادی عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ.

٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السخاء، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٩٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٢٨، الرقم: ١٠٨٤٧، ١٠٨٤٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٧، الرقم: ٢٣٦٣ (عن عائشة ﷺ)۔

وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ ﷻ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ وہ جاہل شخص جو سخی ہو وہ اللہ کی بارگاہ میں بخیل عبادت گذار سے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ. اَلْبُخْلُ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مومن میں یہ دو عادتیں جمع نہیں ہوسکتیں: بخل اور بداخلاقی۔‘‘

٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في البخل، ٤/٣٤٣، الرقم: ١٩٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٩٠، الرقم: ٣٢٨، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٢٢٠٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٢٣، الرقم: ١٠٨٣٠۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا بَخِيلٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

''حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مکار، احسان جتانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤١. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فِيمَا

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٣٢، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في البخيل، ٤/٣٤٣، الرقم: ١٩٦٣، وأبو يعلى في المسند، ١/٩٥، الرقم: ٩٥۔

٤١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٢١، الرقم: ٣٣٤٢، والهندي في كنز العمال، ٦/١٥١، الرقم: ١٦٠٢١، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٧٤٨۔

يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ ﷻ أَنَّهُ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَوْدِعْ مِنْ كَنْزِكَ عِنْدِي، وَلَا حَرَقَ وَلَا غَرَقَ وَلَا سَرَقَ أُوْتِيكَهُ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ، وَقَالَ: هٰذَا مُرْسَلٌ.

’’حضرت حسن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنے خزانے میں سے کچھ نکال کر میرے پاس ودیعت کر۔ وہ نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہو گا، جب تجھے اس کی سخت ضرورت ہو گی تو میں تجھے یہ واپس لوٹا دوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث مرسل ہے۔

مصادر التّخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. أزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٤. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

٥. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد الله بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٧. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد الله بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/

۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۸. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۹. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۰. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱. **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۱۲. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اِسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۳. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۱۴. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۱۵. **ابو داود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۶. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۷. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۸. **سندی**، نور الدین بن عبدالہادی، ابو الحسن (۱۱۳۸ھ)۔ **حاشیة علی سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۹. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۰. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثہ۔

٢٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٢٥. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٢٦. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٧. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ النمری، (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهید لما في الموطا من المعانی والأسانید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف، ١٣٨٧ھ۔

٢٨. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٢٩. **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٣٠. **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

٣١. **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٣٢. **عینی**، بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٣٣. **قضاعی**، ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٣٤. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اِسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٣٥. **ابن ماجہ**، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٣٦. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٣٧. **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیر ی النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٨. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکه المکرّمه، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیه، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٣٩. **ملا علی قاری**، نور الدین علی بن سلطان محمد ہروی حنفی (م١٠١٤ھ/ ١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء۔

٤٠. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامه بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، ١٤١٧ھ۔

٤١. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٢. **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٤٣. **نظام الدین**، شیخ (م١١٦١ھ)۔ **فتاوی هندیه المعروف فتاوی**

عالمگیر۔ بیروت، لبنان، دار احیاء، ۱۴۲۳ھ۔

٤٤. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **مسند الامام أبي حنيفة**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

٤٥. **ابن ہمام**، کمال الدین بن محمد بن عبد الواحد (م ۶۸۱ھ)۔ **فتح القدیر**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔

٤٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٤٧. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔